سوال

(316) بھتیجی کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی لاولد فوت ہوا، اس کا کوئی رشتہ دار موجود نہیں، صرف دو بھتیجے اور ایک بھتیجی زندہ ہے کیا اس کی جائیداد سے بھتیجے اور بھتیجی دونوں وارث ہوں گے یا صرف بھتیجوں کو حصہ دیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرنے والے کا ترکہ جب حسب ذیل تین مراحل طے کرے گا تو پھر زندہ ورثا میں تقسیم ہو گا۔ وہ مراحل بالترتیب حسب ذیل ہیں:

1 کفن ودفن: اگر کسی میت کے کفن ودفن کا انتظام کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس کے ترکہ سے مناسب انداز میں کفن ودفن کا انتظام کیا جائے گا۔

2 ادائیگی قرض: کفن ودفن کے اخراجات کے بعد میت کے ذمے جو قرض ہو اسے ادا کیا جائے گا خواہ ادائیگی میں تمام ترکہ صرف ہو جائے۔

3 نفاذ وصیت: ادائیگی قرض کے بعد میت کے باقی ماندہ ترکہ سے میت کی جائز وصیت کو پورا کیا جائے گا۔ جائز وصیت کے لیے ضروری ہے کہ وصیت، ترکہ کے ایک تہائی سے زائد نہ ہو اور شرعی ورثا کے حق میں وصیت نہ ہو نیز کسی حرام کام کی وصیت نہ کی جائے۔

مذکورہ بالا تین مراحل طے کرنے کے بعد باقی ماندہ ترکہ ورثا میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا، پہلے ان ورثا کو دیا جائے جن کے حصے طے شدہ ہیں، پھر عصبات کو دیا جائے، ان کی عدم موجودگی میں ذوالارحام وارث ہوں گے۔

صورت مسؤلہ میں میت کا کوئی رشتہ دار موجود نہیں جو ترکہ سے مقررہ حصہ لیتا ہو، صرف عصبات موجود ہیں، انہیں میت کا تمام ترکہ دیا جائے گا۔ عصبات میں سے صرف دو بھتیجے اس کی جائیداد کے حقدار ہوں گے، ان کے ساتھ ان کی بہن یعنی میت کی بھتیجی حقدار نہیں ہو گی کیونکہ علم فرائض میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صرف چار آدمی اپنی بہنوں کو عصبہ بناتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 بیٹا، اپنی بہنوں کو عصبہ بنائے گا۔ 2 پوتا بھی اپنی بہن یعنی میت کی پوتی کو عصبہ بنائے گا۔ 3 حقیقی بھائی کی موجودگی میں حقیقی بہن عصبہ بنتی ہے۔ 4 پدری بھائی کے ساتھ اس کی پدری بہن عصبہ بنے گی۔ ان کے علاوہ کوئی رشتہ دار اپنی بہنوں کو عصبہ نہیں بناتا۔ لہذا مذکورہ صورت میں صرف دو بھتیجے وارث ہوں گے، بھتیجی محروم رہے گی۔ (واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر:290

محدث فتویٰ